



الحمد لله، والصلاة والسلام على رسول الله، أما بعد!

شریعت نے شادی شدہ عورت کے بہنے سننے، کھانے پینے اور کپڑوں کا خرچہ خاوند پر فرض کیا ہے، خاوند کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی بیوی کے اخراجات پورے کرے۔

: ارشاد باری تعالیٰ ہے

(وَعَلَىٰ الْوَلَدِ مِنْ ذِكْرِهِنَّ وَلَكَؤُهُنَّ بِأَمْوَالِهِنَّ لَأَتَكْفِفْنَ نَفْسَهُنَّ إِلَّا ذُنُوبَهُنَّ (البقرة: 233)

اور وہ مرد جس کا بچہ ہے، اس کے ذمہ معروف طریقے کے مطابق ان (عورتوں) کا کھانا اور ان کا کپڑا ہے۔ کسی شخص کو تکلیف نہیں دی جاتی مگر جو اس کی گنجائش ہے۔

: اور فرمایا

(أَسْكُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكُنْتُمْ مِنْ وُجُوْهِكُمْ وَلَا تُقْسِرُوْهُنَّ لِأَمْوَالِهِنَّ عَلَيْهِنَّ (الطلاق: 6)

انہیں وہاں سے رہائش دو جہاں تم بہتے ہو، اپنی طاقت کے مطابق اور انہیں اس لیے تکلیف نہ دو کہ ان پر تنگی کرو۔

اگر آپ کا داماد آپ کی بیٹی کے اخراجات پورے کرنے سے قاصر ہے، فقیر یا مسکین ہے تو اسے زکاۃ دی جاسکتی ہے تاکہ وہ اپنے گھر کے اخراجات پورے کر سکے۔

اگر بیٹی بیوہ ہے تو باپ اسے زکاۃ نہیں دے گا، بلکہ اس پر واجب ہے کہ وہ اپنے مال سے اپنی بیٹی کے اخراجات پورے کرے۔

اگر بیٹی بیوہ ہو اور مقروض ہو تو قرض کی ادائیگی کے لیے اسے زکاۃ دی جاسکتی ہے۔

اگر باپ کے پاس اتنا مال نہ ہو کہ وہ اپنی بیوی بیٹی کے اخراجات پورے کر سکے تو اسے زکاۃ یا فطرانہ دے سکتا ہے۔

. واللہ اعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی

1- فضیلۃ الشیخ جاوید اقبال سیالکوٹی صاحب حفظہ اللہ